39494 ـ پیشاب کی بیماری میں مبتلا شخص کی طہارت اور نماز

سوال

مجھے پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں، میں نے نماز کے متعلق دریافت کیا تو مجھے کہا گیا: ہر نماز کا وقت شروع ہونے پر وضوء کرو اور جتنی نماز چاہو ادا کر لو، اور جب دوسری نماز کا وقت شروع ہو تو نیا وضوء کرو، میرا سوال یہ ہے کہ:
کیا میں نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل وضوء کر سکتی ہوں، مثلا مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے،
اور جب میں گھر سے باہر ہوں تو کیا میرے لیے حاضر نمازیں ایک ہی وضوء کے ساتھ ادا کرنا جائز ہیں ؟
اور اگر جائز نہیں تو مجھے زیر جامہ لباس پاک کرنے، اور وضوء کر کے نماز ادا کرنے کے لیے کیا کرنا ہو گا، اور کیا میرے لیے لمبی نمازیں مثلا نماز عشاء اور پھر نماز تراویح ایک ہی وضوء کے ساتھ ادا کرنی جائز ہے، جزاکم اللہ خیرا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ جس کا وضوء قائم نہ رہتا ہو، مثلا مسلسل پیشاب یا ہوا خارج ہونے کی بیماری میں مبتلا شخص، وہ ہر نماز کے لیے وضء کرے اور اس وضوء کے ساتھ دوسری نماز کا وقت شروع ہونے تک جتنے فرض اور نفل ادا کرنا چاہے ادا کر سکتا ہے.

اس کی دلیل صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ کی بیماری ہے، اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہیں، بلکہ یہ تو ایک رگ ہے حیض نہیں، چنانچہ جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، اور جب حیض ختم ہو

جائے تو اپنا خون دھو کر نماز ادا کرو، اور پھر ہر نماز کے لیے وضوء کرو حتی کہ دوسری نماز کا وقت ہو جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (226) صحیح مسلم حدیث نمبر (333) یہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں.

اہل علم کے ہاں پیشاب کی بیماری میں مبتلا شخص بھی استحاضہ کے ساتھ ہی ملحق ہو گا.

لیکن اگر اسے یہ علم ہو کہ پیشاب اتنا وقت رك جاتا ہے جس میں وضوء اور نماز ادا ہو سکتی ہے تو پھر اس کے لیے اس وقت تك نماز میں تاخیر کرنا لازم ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مسلسل پیشاب کی بیماری میں مبتلا شخص کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

اگر تو پیشاب مسلسل آتا ہے اور کسی بھی وقت نہیں رکتا، جب بھی مثانہ بھی کوئی چیز جمع ہو وہ باہر نکل آئے تو ایسا شخص وقت شروع ہونے پر وضوء کرے، اور اپنی شرمگاہ پر کوئی چیز باندھ کر نماز ادا کر لے وضوء کے بعد خارج ہونے میں کوئی نقصان نہیں.

دوسری حالت:

اگر پیشاب کرنے کے بعد کچھ وقفہ ہوتا ہے، چاہے دس پندرہ منٹ بعد ہی تو ایسا شخص پیشاب رکنے کا انتظار کرے، اور رکنے پر وضوء کر کے نماز ادا کر لے، چاہے اس کی نماز باجماعت رہ بھی جائے "

دیکھیں: اسئلۃ الباب المفتوح سوال نمبر (17) لقاء نمبر (67).

استحاضہ وغیرہ والی عورت کی طہارت کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے کہ آیا وقت ختم ہونے پر طہارت ختم ہوتی ہے یا دوسرا وقت شروع ہونے پر، اس کی مثال یہ ہے کہ:

اگر کسی عورت نے فجر کی نماز کے لیے وضوء کیا، تو کیا وہ اسی وضوء کے ساتھ چاشت یا عیدین کی نماز ادا کر سکتی ہے ؟

وقت ختم ہونے پر طہارت باطل ہونے کے قول کے مطابق وہ ایسا نہیں کر سکتی، کیونکہ سورج طلوع ہونے پر اس کی طہارت کا وقت ختم ہو جائیگا.

اور جو دوسرا وقت شروع ہونے پر طہارت کو باطل قرار دیتے ہیں، وہ اسی وضوء کے ساتھ چاشت اور عیدین کی نماز ادا کرنے کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ ظہر کا وقت شروع ہونے تك اس کی طہارت باقی ہے.

یہ دونوں قول امام احمد وغیرہ کے مسلك میں ہیں.

دیکھیں: الانصاف (1 / 378) اور الموسوعۃ الفقھیۃ (3 / 212).

اور احتیاط اسی میں ہے کہ وہ چاشت اور عیدین کی نماز کے لیے نیا وضوء کرے، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا فتوی یہی ہے.

آپ سوال نمبر (22843) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

2 ـ مندرجہ بالا بیان کی بنا پر آپ کے لیے قوت شروع ہونے سے قبل وضوء کرنا جائز نہیں تا کہ آپ اس کے بعد والی نماز ادا کر سکیں، چاہیے یہ نماز باجماعت کے حصول کے لیے ہو، یا کسی اور کے لیے، کیونکہ نیا وقت شروع ہونے پر وضوء ختم ہو جائیگا.

لیکن یہاں ہم یہ تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ: یہ حکم ایسے شخص کے ساتھ معلق ہے جس کا وضوء قائم نہیں رہتا، اور ہر وقت کچھ خارج ہوتا رہتا ہے، لیکن اگر فرض کریں کہ مسلسل پیشاب کی بیماری والا شخص وضوء کرے اور پھر دوسری نماز کا وقت شروع ہونے تك کوئی چیز خارج نہ ہو تو اسے دوسرا وضوء کرنا لازم نہیں، بلکہ اس کا پہلا وضوء قائم ہے.

چنانچہ فقھاء کا قول: ہر نماز کے لیے وضوء کرنا کسی چیز کے خارج ہونے سے ساتھ مقید ہو گا.

بھوتی رحمہ اللہ " الروض المربع " میں کہتے ہیں:

(اور مستحاضہ عورت وغیرہ) جسے مسلسل پیشاب یا مذی یا ہوا خارج ہونے کی بیماری ہے ... وقت شروع ہونے پر (ہر نماز کے لیے وضوء کرے گا) اگر اس کی کوئی چیز خارج ہو تو (اور جب تك وقت ہو) وہ (فرضی اور نفلی) نماز ادا کرے گا، لیکن اگر کچھ خارج نہ ہو وہ وضوء کرنا واجب نہیں) انتہی.

دیکھیں: الروض المربع (57).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اگر کوئی چیز خارج ہوئی ہو تو مستحاضہ عورت پر ہر نماز کے لیے وضوء کرنا واجب ہے، اور اگر اس کی کوئی

چیز خارج نہ ہو تو اس کا پہلا وضوء ہی باقی ہے).

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 438).

3 ـ اور اگر آپ گھر سے باہر ہوں اور وقت ختم ہونے سے آپ کا وضوء ختم ہو جائے، اور آپ نماز ادا کرنا چاہیں تو آپ کے لیے مخصوص جگہ دھو کر وضوء دوبارہ وضوء کرنا ضروری ہے، اور آپ کوئی ایسی چیز وہاں باندھے جو قدر امکان اسے خارج ہونے سے روکے رکھے.

اور زیر جامہ لباس کی طہارت دھونے سے ہو جائیگی، اور اگر آپ نماز کے لیے پاك صاف اور طاہر لباس اپنے ساتھ رکھیں تو یہ زیادہ بہتر اور آسان ہے، لیکن اگر آپ کے لیے لباس دھونا یا تبدیل کرنا مشکل ہو تو آپ اسی حالت میں نماز ادا کر لیں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مسلسل پیشاب خارج ہونے کی بیماری والا شخص علاج معالجہ کرانے کے باوجود صحیح نہیں ہوتا تو اس کےلیے ہر نماز کا وقت شروع ہونے پر وضوء کرنا ضروری ہے، اور اس کے بدن پر جو کچھ لگا ہے وہ اسے دھو کر صاف کرے، اور نماز کے لیے پاك صاف اور طاہر لباس رکھے، اگر ایسا کرنے میں مشقت نہ ہو، وگرنہ اسے ایسا کرنا معاف ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی .

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے، اور تمہارے لیے مشکل اور تنگی نہیں چاہتا .

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو "

اسے یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ پیشاب باقی جسم یا لباس پر نہ پھیلے، یا پھر نماز والی جگہ پلید نہ ہو جائے. انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (1 / 192).

اور اگر اس کے لیے ہر نماز کے وقت وضوء کرنا اور کپڑے دھونا مشکل ہو تو پھر اس کے لیے ظہر اور عصر ایک ہی نماز کے ساتھ جمع کرنا جائز ہے، چنانچہ آپ ایک ہی وضوء کے ساتھ دونوں نمازیں کسی ایک نماز کے وقت میں ادا کر سکتی ہیں، اور اسی طرح مغرب اور عشاء کی نماز بھی اکٹھی ہو سکتی ہے، چاہے آپ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور مریض اور استحاضہ والی عورت نماز جمع کرے " اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (24 / 14).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" استحاضہ والی عورت کے لیے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنا جائز ہے، کیونکہ اس کے لیے ہر نماز کے وقت وضوء کرنے میں مشقت ہے " اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 559).

4 ـ آپ نماز عشاء کے وضوء کے ساتھ ہی نماز تراویح بھی ادا کر سکتی ہیں، چاہے نماز تراویح آدھی رات کے وقت ہی ہوں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا استحاضہ والی عورت کے لیے عشاء کے وضوء سے آدھی رات کے بعد ادا کردہ نماز تراویح ادا کرنا جائز ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب آدھی رات ہو جائے تو اس کے لیے نیا وضوء کرنا ہوگا، اور ایک قول یہ ہے کہ اس کے لیے وضوء کی تجدید ضروری نہیں، اور راجح بھی یہی ہے.

دیکھیں: فتاوی الطہارۃ للشیخ ابن عثیمین صفحہ نمبر (286).

واللہ اعلم .